

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

آيَةُ اِسْتِقْبَالِ رَمَضَانَ كَيْفَ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی
(بی. ایچ. ڈی. علوم اسلامیہ)



شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

اِسْتِقْبَالِ رَمَضَانَ كَيْفَ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

(بی. ایچ. ڈی. علوم اسلامیہ)

اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب کا نام

استقبالِ رمضان

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی
(پہی ایچ ڈی، علوم اسلامیہ)

بار دوئم

۲۰۱۶ھ/۱۴۳۸ء

صفحات 32
قیمت Rs. 50/-

ISBN:

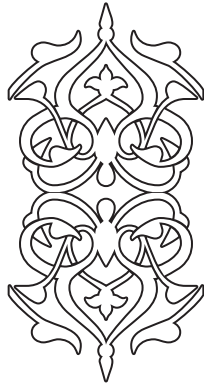
978-969-9855-01-6

مرکزی دفتر

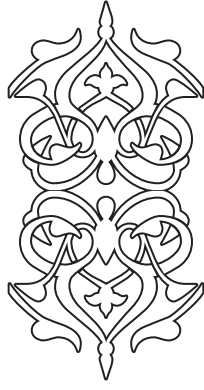
عظیم پبلی کیشنز پاکستان، گوجرانوالہ/اسلام آباد
عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (جسٹڈ)، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ
0321-6441756, 0345-5040713
E-mail: azeempublications@gmail.com

ذیلی دفتر

مکان نمبر 2، گلی نمبر 124، G13/4، اسلام آباد



اللَّهُمَّ
عَنِّي عَفْوُكَ خَيْرٌ مِنِّي الْعَفْوُ فَاعْفُ
يَا عَفُورُ يَا عَفُورُ



رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
وَتُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

آئیے استقبالِ رمضان کیجئے

5

ماہِ رمضان موسمِ بہار

ماہِ شعبان کے بعد ماہِ رمضان کی آمد آمد ہوتی ہے۔ اس ماہِ مقدس کو حضور ﷺ نے مومن کا موسمِ بہار فرمایا ہے۔ موسمِ بہار اس موسم کو کہتے ہیں کہ جس میں ہر خشک تنا جس میں زندگی کی ایک فیصد بھی رمتق ہو، حرارت ہو، وہ کھل اُٹھتا ہے۔ ہر ابھرا ہو جاتا ہے، پھل پھول اور پتے اُگ آتے ہیں، آلودگی دور ہو جاتی ہے اور آنکھوں اور دل کو ٹھنڈک اور سرور ملتا ہے، جس تنے کا رشتہ زندگی سے کٹ جانے والا ہوتا ہے، اُس کو بھی نئی زندگی مل جاتی ہے۔

حضور ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل میں ایمان کا اک ذرہ بھی موجود ہے۔ وہ ایمان کا ذرہ رمضان کی برکت سے صحرا بن جاتا ہے۔ ایمان کی روشنی کی اک کرن پورا آفتاب بن جاتی ہے۔ معمولی سی چنگاری، شعلہ جوالہ بن جاتی ہے۔

یہ ساری بہاریں رمضان سے ہیں اور اگر کسی بد نصیب کے دل میں ایمان کا اک ذرہ بھی باقی نہ ہو تو رمضان کی بہاروں سے، ایمان اور صحت افزا ماحول سے فائدہ اور برکت حاصل کرنے کی بجائے مزید وہ اپنی بد نصیبی اور بد بختی میں ننگا چٹا ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں جو ماہِ رمضان میں اپنے دل کی کھیتی کو ہر بھرانہ کر سکا، اپنی بخشش کا سامان نہ کر سکا، اپنے روٹھے ہوئے مولا کو نہ مناسکا، اپنی بد نصیبی کو خوش نصیبی میں نہ بدل سکا، جہنمی ہونے سے جنتی ہونے کی سبیل نہ بنا سکا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ کبھی بھی اللہ کے کرم کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

استقبالِ رمضان اور جنت

مزید ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو پایہء زنجیر کر دیا جاتا ہے۔

جنت میں بادِ بہاری چلائی جاتی ہے، فرشتے پوچھتے ہیں، مولا! آج کیا بات ہے؟ جنت کیوں سجائی جا رہی ہے، جنت کی سچ دھج کو کیوں بڑھایا جا رہا ہے، آواز آتی ہے

فرشتو! میرے محبوب ﷺ کی اُمت پر رمضان شروع ہو چکا ہے اس لیے روزہ داروں کیلئے جنت کو سجا دو۔

رمضان اور بخشش

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ نے میری اُمت کی بخشش نہ کرنی ہوتی تو وہ ان کو ماہِ رمضان کبھی عطا نہ فرماتا۔ ماہِ رمضان کو اللہ نے میری اُمت کیلئے بخشش کا اک بہت بڑا ذریعہ بنایا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ جب ماہِ صیام کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ کریم میری اُمت کے بہت سے گنہگاروں کو بخش دیتا ہے، دوسری رات اس سے دُگنے بخش دیتا ہے، جب تیسری رات آتی ہے تو جتنے اُمتی پہلی دو راتوں میں بخش دیئے گئے تھے اُس سے دُگنے بخش دیتا ہے۔ ہر رات اس تعداد کو بڑھاتا چلا جاتا ہے تا وقتیکہ عید الفطر کی رات آجاتی ہے۔ اب پورے ماہ میں جتنے جہنمیوں کو، گنہگاروں کو اللہ نے بخشا ہوتا ہے اس سے دُگنی تعداد میں پھر عید الفطر کی رات میں گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔

برکتوں سے ہے بھرا ہر روز و شب ہر صبح و شام
جتنی تجھ سے ہو سکے اتنی عبادت اس میں کر

نیکیوں کا اجر بڑھانا

عام دنوں میں نیکی دس گنا سے ستر گنا بڑھ جاتی ہے رمضان میں اس نیکی کو دس سے ستر، ستر سے سات سو، سات سو سے، چودہ گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ رمضان میں ایک نفل فرض جتنا درجہ پالیتا ہے۔

فرض کی تعریف یہ ہے کہ ایک فرض کے مقابلے میں ایک کھرب نفل بھی پڑھ لیے جائیں تو پھر بھی فرض کا درجہ زیادہ ہے۔

مفسرین فرمایا ہے کہ ساری روئے زمین پر حضرت آدمؑ سے لیکر قیامت تک کے انسانوں کے نفل اکٹھے کیے جائیں تو اللہ کے سونے نبی ﷺ کی اک سنت غیر موکدہ کے مقابلے کو

آئیے استقبالِ رمضان کیجئے

نہیں پہنچ سکتے جبکہ سنتِ موکدہ، واجب اور فرض بڑے دور کی بات ہے، اک فرض کا ثواب ستر فرضوں جتنا ہو جاتا ہے۔

نزولِ قرآن اور رمضان

اللہ کریم فرماتے ہیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (البقرہ: 185)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”رمضان اللہ کا مہینہ ہے“۔ جس طرح اللہ کا ثانی کوئی نہیں اس طرح اللہ کے مہینے کا بھی ثانی کوئی نہیں۔ رمضان ”رمض“ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں ”جلا کر راکھ کر دینا“ اور اس راکھ کو بھی ملیا میٹ کر دینا۔ اس ماہ میں جو انسان اللہ کے آگے بچھ جاتا ہے اللہ اُس کی ساری زندگی کے گناہ اس طرح چن چن کے جلا کر راکھ کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر بھسّم کر دیتی ہے اس لیے اس کو رمضان کہتے ہیں۔

کھانے پینے اور پہننے کا حساب

نیز فرمایا کہ عام دنوں میں جو کھاؤ گے اُس کا حساب دینا پڑے گا، پانی پیئیں گے حساب دینا پڑے گا۔ کپڑے پہنیں گے حساب دینا پڑے گا۔ خرچ کریں حساب دینا ہوگا جبکہ ماہ رمضان میں جتنا مرضی کھاؤ، جتنا مرضی پیو، جتنے مرضی کپڑے پہنو، اللہ کے راستے میں جتنا چاہو مال خرچ کرو اس کا کوئی حساب نہیں دینا پڑے گا۔ پھر فرمایا اس مہینے میں جو فوت ہو گیا بغیر حساب کتاب کے سیدھا جنت میں جائیگا۔ بشرطیکہ روزہ دار ہو۔

ہر لمحہ قبولیت کا لمحہ

علماء فرماتے ہیں کہ باقی سال میں، ہر دن میں اک خاص گھڑی ہوتی ہے اگر اس وقت اللہ سے کچھ مانگیں تو اللہ عطا کر دیتا ہے جبکہ اس مہینے میں چوبیس گھنٹوں میں جس وقت چاہو، جو چاہو مانگو اللہ عطا کر دیتا ہے۔

رمضان اور صیام

اللہ نے اس مہینے کا تعارف قرآن کا ذکر کر کے فرمایا ہے اور فرمایا کہ تم میں سے اس مہینے کو جو پائے وہ اس کے روزے رکھے۔ روزہ ایسی زبردست عبادت ہے کہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے اعتبار سے کوئی ایسی عبادت نہیں جو روزے کا مقابلہ کر سکے۔ ہر نبیؑ نے روزے رکھے۔ ہر اُمت نے روزے رکھے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (البقرة: 183)

ترجمہ: جس طرح تم سے پہلی اُمتوں پر فرض تھے۔

حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے اللہ! میں آپ سے ہم کلام ہونا چاہتا ہوں، آپ کی صفات کا فیض لینا چاہتا ہوں، آپ کی ذات کا فیض لینا چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا! کہ موسیٰ جاؤ پہلے چالیس دن کے روزے رکھ کر آؤ۔

موسیٰ نے چالیس دن روزے رکھے۔ حضور ﷺ نے قرآن نازل ہونے سے پہلے چالیس دن روزے رکھے تو غارِ حرا کی خلوتوں میں جبرائیل تشریف لائے اور نزولِ قرآن کا آغاز ہوا۔ تو گویا روزہ قربِ الہی کا موثر ترین ذریعہ ہے۔

قرآن میں ماہِ رمضان کی فضیلت کے تین پہلو بتائے گئے ہیں۔

1) نزولِ قرآن

أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (البقرة: 185)

ترجمہ: اس میں قرآن نازل ہوا۔

پوری آیت یوں ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (البقرة: 185)

فضیلتِ قرآن

رمضان المبارک کی فضیلت قرآن کی وجہ سے ہے۔ روزوں کی فضیلت کا سبب بھی قرآن ہے روزے رکھ کر خوش نصیب بندے قرآن کے فیض کو جذب کرتے ہیں۔ اب دیکھیں

کون خوش نصیب اس سعادت کو حاصل کرتا ہے۔

دیکھیں رمضان المبارک گنتی کے چند دن ہوتے ہیں یہ نہ ہو جب سترہ رمضان آئے اور ہمیں پتہ چلے کہ رمضان آیا ہے اور سیدھے ہوتے ہوتے عید کا چاند نظر آجائے اور ہم افسوس کرتے ہوئے ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ ابھی سے Planning کریں۔ حضور ﷺ صحابہ کو شعبان کے مہینے میں جمع فرماتے اور رمضان المبارک کی تیاری کا حکم دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نیکیوں کیلئے کمر بستہ ہو جاتے۔

اگر آپ اپنے گھروں کو آباد کرنا چاہتے ہیں بچوں بچیوں کو خوش نصیب اور بامراد دیکھنا چاہتے ہیں تو قرآن کی تلاوت کروائیں۔ اپنے گھروں سے سکرتینیں غائب کر دیں۔ اپنے بچوں کا دل کسی اور طرف لگائیں۔ سکرتین سے (الاشاء اللہ) کوئی گھر کوئی فرد محفوظ نہیں۔ بہت بڑے بڑے معزز گھرانے اندر سے کھوکھلے ہو چکے ہیں اس کیلئے بازی نے بچوں کے مزاج بگاڑ دیئے ہیں۔ بچیوں کی عزت عصمت داؤ پر لگ چکی ہے۔ آؤ اپنے بچوں کو قرآن سکھائیں۔ ان کی عادات سنواریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اَكْرَمُوا اَوْلَادَكُمْ وَاَصْلِحُوا رِحَالَهُمْ (الحديث)

ترجمہ: اپنے بچوں کو عزت دو اور ان کی عادات و اطوار کی اصلاح کرو۔

2) فرضیتِ صوم

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة: 185)

ترجمہ: پس جو کوئی اس مہینے کو پائے تو چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

اس ماہ میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک نفلِ روزے کا اس قدر اجر ہے کہ اگر ساری زمین سونے سے بھر کر نفلِ روزہ رکھنے والے کو دے دی جائے تو نفلِ روزے کا ثواب پورا نہیں ہوتا۔ تو اندازہ لگائیں کہ فرض روزے کا کتنا ثواب ہوگا؟ فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے میں اُس کو جنت دیتا ہوں، کوئی صدقہ خیرت کرے، میں جنت دیتا ہوں لیکن جب کوئی فرض روزہ رکھتا ہے تو اُس کو جنت نہیں بلکہ جنت والا مل جاتا

ہے۔

الصَّوْمُ لِيَّ وَ اَنَا اُجْزِي بِه (الحدیث)

ترجمہ: روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اُس کی جزا ہوں۔

روزہ دار کی فضیلت

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ مجھے روزے دار کے منہ کی بومشک اور عنبر سے بھی زیادہ عزیز ہے میں روزے دار کو دو خوشیاں دوں گا۔ ایک افطاری کی خوشی جو حوضِ کوثر پر بھی ہوگی اور دوسری خوشی اپنے دیدار کی۔ اللہ وحدہ لا شریک فرماتا ہے! میرا جی چاہتا ہے کہ جس بندے نے میری خاطر سارا دن بھوک اور پیاس برداشت کی ہے، اپنی جائز خواہشات میری خاطر قربان کیں، افطاری سے پہلے میں سارے حجابات ہٹا کر اُس کو اپنا دیدار کر اؤں۔

(3) شبِ قدر

تیسرا سبب شبِ قدر ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ نَهْجٍ (القدر: 3)

ترجمہ: قدر والی رات ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

عرب کا یہ رواج تھا کہ جب کسی چیز کی اہمیت بتانا مقصود ہوتا تو کہتے کہ ہزار مہینوں سے بڑی بات ہے۔ ہزار سے بڑھ کر ہے۔ معلوم ہوا کہ اے انسان تیری ساری زندگی کی راتیں اس ایک رات پر قربان ہو جائیں تو اس کی فضیلت نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔

ماہِ رمضان کا عمرہ

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی رمضان میں عمرہ کرے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میرے ساتھ میری رفاقت میں حج کیا۔ پھر فرمایا پہلا عشرہ رحمت کا، دوسرا بخشش کا اور تیسرا جہنم کی آگ سے نجات کا ہے۔

خبردار! ایسا نہ ہو کہ رمضان آئے اور ہم اس کو محض اپنی کم عقلی اور بے وقوفی سے ضائع

کر بیٹھیں۔

وقت پہ کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ آخری معرکہ سرنگاپٹم میں ہوا تھا۔
ٹیپو سلطان نے کہا تھا کہ آج کی رات اگر مجھے مل گئی تو میں پورے ہندوستان کا نقشہ بدل دوں گا
اور انگریزوں کا تخت جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا۔ ٹیپو سلطان علمِ فلکیات کا ماہر تھا، علمِ نجوم کا ماہر تھا۔ علم
حدیث اور علمِ قرآن کا بھی ماہر تھا۔ اسی کا قول ہے۔

”شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔“

لیکن رات ہونے سے پہلے میر صادق نے انگریزوں سے مل کر قلعہ کا دروازہ کھول دیا
اور فوج اندر آ گئی۔ قتل و غارت شروع ہو گئی۔ ٹیپو سلطان کے لئے قلعہ سے بھاگنے کے کئی
دروازے موجود تھے لیکن وہ میدان میں نکل کھڑا ہوا اور سو سے زیادہ نامی گرامی جرنیلوں کے سر قلم
کر دیئے۔ انگریزوں کو جب کچھ نہ سوجھا تو دُور سے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ ٹیپو سلطان
زمین پر گر پڑا۔ ایک انگریز جرنیل نے نعرہ مارا کہ آج ہم نے ہندوستان فتح کر لیا ہے۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ طویل انتظار کرنے کے بعد وہ فوجی جرنیل آگے بڑھا اور لاکٹ
جو ٹیپو سلطان نے اپنے گلے میں ڈال رکھا تھا اس کو اتارنے لگا، ٹیپو سلطان میں زندگی کی آخری
رمق باقی تھی۔ اسی حالت میں اس نے پوری قوت سے تلوار چلا دی اور اس انگریز جرنیل کا سر کٹ
کے دُور جا گرا اور فتحِ علی عرف ٹیپو سلطان شہید ہو گیا۔ تین دن تک اس کی لاش ادھر ہی پڑی رہی۔
کوئی دُور کے مارے قریب نہ آتا تھا کہ ابھی زندہ ہے۔ تو ٹیپو سلطان کا قول سچ ثابت ہوا۔

”شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔“

کہتے ہیں کہ اس رات اس قدر بارش ہوئی اور دریا پانی سے بھر گیا کہ اگر وہ ایک رات
دفاع قائم رہتا تو انگریز کبھی ہندوستان تسخیر نہ کر پاتا۔ وقت کی قدر کرنا سیکھیں۔

استقبالِ رمضان کی تیاری اور حضور ﷺ

اس ماہ کی تیاری کیسے کی جائے؟ احادیث میں آتا ہے کہ جب شبِ برأت گزری تو حضور ﷺ نے صحابہؓ کو اکٹھا کر کے بٹھایا اور فرمایا کہ میرے صحابہؓ! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس اللہ کا مہمان آ رہا ہے۔

سسرالی مہمان

مثال سے بات سمجھیں کہ کسی نوجوان کی شادی کی بات چل رہی ہو اور اسے پتہ چلے کہ سسرال سے کوئی مہمان آ رہا ہے تو کیسی صفائی ہوتی ہے، پورے گھر میں دھونی دی جاتی ہے۔ کمروں کی صفائی، کرسیوں کی صفائی، ہر ناپسندیدہ چیز کو کونے کھدرے میں لگا دیا جاتا ہے، وہ خود ہر شے کو صاف کرتا ہے، گھر میں سائیکل ہو تو اس کو چمکایا جاتا ہے۔ موٹر سائیکل ہو تو اس کو پالش کیا جاتا ہے، منہ پر چاواں پھیرتا ہے، پاؤں پہ چاواں پھیرتا ہے، ابھی منگنی نہیں ہوئی، شادی نہیں ہوئی، صرف اُمید ہے کہ ہو جائے گی۔ اگر وہ مہمان خوش ہو گیا تو وارے نیارے ہو جائیں گے، بیگم مل جائے گی، زندگی میں بہاریں آ جائیں گی اور اکثر ایسا ہوتا ہے وہ مہمان آتے ہیں، چائے پی کے، رس گلے کھا کے، برنی کھا کے اور مونچھوں پہ ہاتھ پھیر کے، پیٹ پہ خارش کر کے غائب ہو جاتے ہیں۔ پہلے میٹھی میٹھی باتیں کرتے رہتے ہیں بندہ اندر ہی اندر خوش ہوتا رہتا ہے کہ کام بن گیا ہے، تیرنشانے پر جا لگا ہے۔ انشاء اللہ بات کچی سمجھیں۔ جب دس پندرہ دن گزر جاتے ہیں، انتظار کر کے منہ لٹک جاتا ہے اور منہ چوڑی ہو جاتا ہے تو پھر پریشان ہو کے جب ادھر ادھر سے پتہ کراتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ ”منڈے دانانا نہیں منیا۔“

دنیا کے مہمان اور ہمارا رویہ

ہم دنیا کے مہمانوں کے لئے کتنی تیاری کرتے ہیں۔ کسی شہر میں اگر کسی حاکم نے آنا ہو تو قانون میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ تین مہینے پہلے اس شہر کی صفائی ستھرائی کی جائے۔ ساری انتظامیہ حرکت میں آ جاتی ہے، چوڑوں (صفائی کرنے والے) کی شامت آ جاتی ہے۔ عمارتوں پر رنگ پھیر کر ان پر جھنڈے لگا دیئے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی گندی گلیاں

صاف ستھری ہو جاتی ہیں۔ کئی لوگوں کے رُکے ہوئے کام ہو جاتے ہیں۔

معزز مہمان ماہ رمضان

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان تم سے کچھ لینے نہیں بلکہ دینے آیا ہے، جو مانگو گے دے گا، ماہ رمضان جس خوش نصیب کی سفارش کر دے گا اللہ اس کو ضرور جنت عطا کر دیں گے۔ حضور ﷺ نفسیات جانتے تھے اس لئے مثال دے کر سمجھایا کہ مہمان آ رہا ہے۔ ماہ رمضان کو مہمان سے تشبیہ دی تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ مہمان کے آنے سے پہلے گھر کی صفائی اور ستھرائی کی جاتی ہے نہ کہ اس وقت صفائی کا خیال آئے جب مہمان گھر کے دروازے پر ہو بلکہ یہ نہایت بدتمیزی سمجھی جاتی ہے کہ مہمان آ جائے اور آپ گرداڑا نا شروع کر دیں۔

آمد رمضان کی تیاری

رمضان کی تیاری کرنی چاہیے۔ تہجد کا اہتمام کریں نماز چاشت، نماز اشراق، نماز اوابین کا اہتمام کریں۔ اپنے معاملات سمیٹ لیں جس کسی سے قرضہ لیا ہے حساب بے باک کر لیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کر لیں۔ ٹائم ٹیبل اور Schedule بنالیں کتنے قرآن پاک پڑھنے ہیں کتنی مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے کون کون سی نماز کس کس وقت اور کہاں پڑھنی ہے۔ نماز تراویح کہاں ادا کرنی ہے۔

نیکیوں کیلئے کمر بستہ ہو جانا

رمضان المبارک میں سب سے بڑی نیکی گناہ چھوڑ دینا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں۔ رمضان المبارک کو یہ ساری برکتیں کس وجہ سے حاصل ہوئیں یہ برکتیں قرآن کی وجہ سے ملیں۔ (باقی مہینوں کی اپنی فضیلت ہے۔ ربیع الاول شریف کی بڑی فضیلت ہے۔ امام الانبیاء شریف لائے۔ آپ کا ظہور ہوا۔ لیکن امام الانبیاء کی عظمت و فضیلت کا ایک سبب صاحب قرآن ہونا بھی ہے۔ کیونکہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ حقیقت قرآن خود ذات باری تعالیٰ ہے۔ حقیقت محمدیہ کا تعلق صفات باری تعالیٰ سے ہے۔ حضور ﷺ مخلوق ہیں جب کہ قرآن خالق کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔ لامحدود ہے۔ باقی رہنے والا ہے۔ غیر حادث ہے جبکہ تمام مخلوق حادث اور فانی ہے۔)

آئیے استقبالِ رمضان کیجئے

14

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمن: 26,27)

ماہ شعبان کے روزے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم رمضان کا انتظار نہ کرو، ابھی سے روزے رکھنا شروع ہو جاؤ۔ اپنے معاملات سمیٹ لو، جو دینا ہے، دے دو، جو لینا ہے لے لو۔ اپنے ٹائم ٹیبل کو ماہِ صیام کے مطابق ڈھال لو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ماہِ صیام کی تیاری میں پورا ماہ شعبان ہی روزوں میں گزار دیتے تھے۔ صحابہؓ ماہِ صیام کے شروع ہوتے ہی سارے تجارتی سفر سمیٹ کر، اپنے لین دین مکمل کر لیتے اور ماہِ صیام شروع ہوتے ہی، عبادت کے لئے، تلاوت کے لئے، ذکر کے لئے، مکمل طور پر کمر بستہ ہو جاتے۔

رمضان اور ناجائز منافع خور

ہم کیا کرتے ہیں؟ مزید چوکس ہو جاتے ہیں۔ ماہِ رمضان شروع ہوتے ہی اپنا چھرا تیز کر لیتے ہیں۔ ناجائز منافع، قیمتیں بڑھانا، لوٹ مار، قوم کو لوٹنے کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیتے ہیں۔ عیدیاں اکٹھی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ رشوت، بدزبانی، ہر برائی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔

یہودی کا بچہ اور رمضان

روایات میں ہے کہ ایک یہودی کا بچہ ماہِ رمضان میں گلی میں میٹھی چیز کھا رہا تھا۔ اس یہودی نے اس کو تھپڑ مارا کہ تجھے پتہ نہیں کہ ماہِ رمضان شروع ہو چکا ہے۔ اللہ نے محض اس عمل کے عوض اسے جنت دے دی اور ایمان کی دولت سے نوازا دیا۔ یہ احترامِ رمضان ہے۔ ہمارے ہاں بعض بد نصیب بالکل رمضان کا احترام نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے دلیر ہیں۔ روزے ہیں اور ہم مرغِ مسلم کھا رہے ہیں۔ بعض دب کر سگریٹ پیتے ہیں۔

ہندو کی مثال

ایک ہندو کسی مسجد کی دیوار کے ساتھ پیشاب کر رہا تھا، قریب سے ایک پٹھان گزر رہا

تھا۔ اس نے ہندو کو زور سے ٹھوکر ماری اور بھگا دیا۔ اگلے دن ہندو گزر رہا تھا اس نے دیکھا کہ وہی پٹھان مسجد کی دیوار کے ساتھ بیٹھ کر پیشاب کر رہا ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تو پٹھان نے جواب دیا۔

”یہ ہمارا مسجد ہے ہم جو مرضی کریں تجھے اس سے کیا؟“

والدین کا فرض

ہمارا بھی بالکل یہی حال ہے۔ ہم خود اسلامی آداب کو نظر انداز کرتے ہیں تو پھر دوسروں سے کیسے توقع کرتے ہیں کہ وہ اسلامی آداب کو اپنائیں گے۔ والدین اگر خود اپنے بچوں کو رمضان کے احترام کا تصور نہیں دیں گے، انہیں آداب نہیں سکھائیں گے تو بچے خود سے کیسے سیکھ جائیں گے۔ رمضان شروع ہو گیا ہے اور منے کے ابا نے ابھی تک نماز شروع نہیں کی۔ منے کا دادا ابھی تک پانچ پانچ کلوی گالی نکالتا ہے۔ اسی طرح گھر میں لڑائی ہوتی رہتی ہے تو بچوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ رمضان کیا ہے؟ اور اس کا احترام کیسے کرنا ہے؟ پھر ہم گلہ کرتے ہیں کہ اولاد ہماری بات نہیں مانتی، عزت نہیں کرتی، قدر نہیں کرتی، کیسے کرے وہ عزت؟ ہم نے انہیں کیا دیا ہے؟ ہم جیسا ان کو ماحول دیں گے وہ اسی سانچے میں ڈھل جائیں گے۔ ہم جس طرح کا اپنے بچوں کو دیکھنا چاہتے ہیں ہمیں اپنے آپ کو ویسا بنا لینا چاہیے۔ انشاء اللہ ہمیں منہ سے کہنے کی کبھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وہ خود بخود ویسے ہی بنتے چلے جائیں گے۔ جیسا ہم چاہتے ہیں۔

ماہ رمضان کا شیڈول

ہمیں اس ماہ مبارک میں کیا کرنا چاہیے؟ پہلے نمبر پر اس کا ادب یہ ہے کہ کبھی روزہ نہ چھوڑا جائے۔ بعض معمولی سی کھانسی ہو جائے، زکام لگ جائے، چھوٹے سے سفر پر جانا پڑ جائے تو روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہم نے بڑی بیبیاں دیکھی ہیں بچوں کو دودھ بھی پلاتی ہیں پھر بھی روزہ نہیں چھوڑتی، سارا سارا دن گھر کا کام بھی کرتی ہیں، اُمید سے ہوتی ہیں پھر بھی روزے رکھتی ہیں اللہ صبر دے دیتا ہے صبر کا معنی ہے کہ انسان نیکی شروع کر کے ڈٹ جائے گناہ چھوڑ کر پھر کبھی اس کے نزدیک نہ جائے۔ جب کوئی نیکی کیلئے ثابت قدم ہو جاتا ہے تو اللہ اس کے

ساتھ ہو جاتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ (حَم السجدة: 30)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر ڈٹ گئے تو ہم ان پر فرشتے نازل کرتے ہیں۔ پھر فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرة: 153) ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لہذا آپ تصور کریں کہ اللہ جس کو کہے کہ میں تیرا دوست ہوں گھبرانا نہیں تو اسے اور کیا

چاہیے۔

روزہ کیا ہے؟

روزے کو عربی میں ”صوم“ کہتے ہیں۔ ”صوم“ کے لفظی معنی رک جانے اور باز رہنے کے ہیں۔ قرآن میں کہیں کہیں روزے کے لئے صبر کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی ضبط نفس، ثابت قدمی اور استقلال کے ہیں۔ اصطلاح میں روزے کے معنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک خالص اللہ کے لئے کھانے پینے اور دیگر ممنوعاتِ شرعیہ سے رکنے کے ہیں۔

روزے کی تاریخی حیثیت

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے، ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے“۔ (البقرہ: 183)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام سے قبل بھی روزے کا تصور پایا جاتا تھا۔ اگر روزہ کی نوعیت یا کیفیت کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ روزہ ہر مذہب میں موجود رہا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں ہر ہندی مہینے کی گیارہویں اور بارہویں کو اکاشی کا روزہ رکھا جاتا ہے جسے وہ برت کہتے ہیں۔ چین مت میں بھی چالیس دن کا روزہ ہوتا ہے۔ عیسائی مذہب میں بھی روزہ کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس روز تک جنگل میں روزہ رکھا۔ ان سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ جہاں تک بنی اسرائیل کا تعلق ہے تو یہ بات تو رات سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل ہر دور میں روزے کے قائل رہے ہیں۔

قبل از اسلام عاشورہ کا روزہ

اسلام سے قبل قریش عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس روز خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی قریش کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے اس کے بعد جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے وجہ پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس روز فرعون کے ہاتھ سے نجات پائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم پر موسیٰ کی تقلید کا زیادہ حق ہے۔ چنانچہ مدینہ میں بھی آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب سن ۲ ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ مستحب ہو گیا۔ یعنی جس کا جی چاہے رکھ لے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ لیکن آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس اس دن کا برابر روزہ رکھا۔ سن ۹ ہجری میں لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہودی تو اس دن کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آئندہ سال میں ۱۰ کی بجائے ۹ تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ لیکن افسوس! کہ آپ ﷺ اسی سال وفات پا گئے۔

ویسے تو عاشورہ دسویں تاریخ کو کہتے ہیں لیکن یہود جس عاشورہ کو روزہ رکھا کرتے تھے یہ ان کے کیلنڈر کے ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ ہوتی تھی۔ تو رات میں اس دن کے روزہ کی بڑی تاکید آئی ہے۔

روزے کا مقصد

قرآن نے روزے کا مقصد حصولِ تقویٰ بیان کیا ہے۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔“

تقویٰ کیا ہے؟

تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس میں نیک باتوں کی طرف رغبت اور بُری باتوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسانی خواہشات انسان کو برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اس

لئے ان خواہشات پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے روزے کا نسخہ تجویز کیا گیا۔ روزہ رکھنے سے حیوانی جذبات دب جاتے ہیں اور انسان کی خواہشات کمزور پڑ جاتی ہیں اس لئے حضور ﷺ نے ان نوجوانوں کو جو مالی مجبوریوں کے باعث نکاح کرنے سے معذور ہوں مشورہ دیا ہے کہ وہ روزے رکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

ماہِ رمضان کی اہمیت

حضور ﷺ نے ابتدا میں مسلمانوں کو ہر مہینے صرف تین دن روزے رکھنے کی ہدایت کی تھی مگر یہ روزے فرض نہ تھے۔ پھر ۲ ہجری میں قرآن میں حکم نازل ہوا کہ رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھو۔ بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ روزوں کے لئے رمضان ہی کے مہینے کی تخصیص کیوں ہے؟ قرآن نے اس سوال کا جواب خود ہی دے دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

”رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو مسلمانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔ پس جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔“

یعنی رمضان کو روزوں کے لئے اس لئے مختص کیا گیا ہے کہ اس مہینے میں قرآن نازل ہوا تھا۔ لہذا رمضان کا پورا مہینہ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ قرآن کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔ خدا کی آخری کتاب ہے جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے اتاری گئی۔ یہ حق و باطل کو نکھار کر الگ الگ کر دیتی ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس مہینے میں روزے رکھ کر ”نزولِ قرآن“ کی سالگرہ منایا کرو۔ اور قرآن کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کیا کرو۔ اس لئے اس مہینے تلاوتِ قرآن معمول سے زیادہ کی جاتی ہے۔

اور ہر مسلمان کم از کم ایک مرتبہ قرآن ختم کرتا ہے۔ نماز تراویح میں بھی قرآن پڑھا جاتا ہے اور ویسے بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔

اگر رمضان میں روزے نہ رکھے جاسکیں تو؟

اللہ نے صرف رمضان ہی کو روزوں کے لئے مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ جو لوگ کسی مجبوری کی بناء پر رمضان میں روزے نہ رکھ سکیں ان کے لئے دوسرے دنوں میں روزے قضا کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

”جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی چاہتا ہے۔“ (البقرة: 185)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کا یہ حکم نہیں ہے کہ ہر حال میں رمضان میں روزے رکھو اور چاہے مر رہے ہو لیکن رمضان کا روزہ نہ چھوڑو۔ نہیں! اللہ نے اتنی سختی نہیں کی ہے بلکہ اس نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے دوران بیمار پڑ جائے یا اسے سفر پر جانا پڑے تو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ اس طرح رمضان کے جتنے روزے چھوٹ جائیں وہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں پورے کر لیے جائیں۔

روزوں سے اللہ مسلمانوں کو بے جا مشقت میں نہیں ڈالتا بلکہ ان سے چند خاص روحانی اور جسمانی فوائد مطلوب ہیں۔ اللہ کا کوئی حکم بھی مصلحت سے خالی نہیں۔ روزے بھی اہل ایمان میں تقویٰ اور خدا خونی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے فرض ہوئے ہیں لیکن اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی بناء پر روزہ نہ رکھ سکے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے رعایت کی گنجائش رکھی ہوئی ہے۔

اخلاص اور بے ریائی کی خصوصیات

روزہ دو باتوں پر منحصر ہے۔

☆ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نہ کھایا جائے نہ پیا جائے۔

☆ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک جہنی اختلاط سے پرہیز کیا جائے۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ انسانی خواہشات میں سے یہی دو خواہشات سب سے زیادہ پر زور اور سرکش ہیں۔ یہ صرف خواہشات ہی نہیں بلکہ انسان کی فطری

ضرورتیں بھی ہیں اور انہی پر نسلِ انسانی کی بقا بھی منحصر ہے۔ لہذا اسلام نے انہیں کنٹرول میں لانے کے لئے ایک ماہ کا تربیتی کورس مقرر کر دیا ہے اب اس پورے مہینے میں دن بھر ہم اپنی ان خواہشات کو محض خدا کی خوشنودی کے لئے قابو میں رکھتے ہیں اگرچہ ہم چھپ کر ان خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہیں لیکن محض اس لئے ایسا نہیں کرتے کہ یہ ہمارے خدا کا حکم ہے۔ اسی کو تقویٰ کہتے ہیں اور یہی چیز تمام عبادات کی جڑ اور اخلاص کی بنیاد ہے۔ اخلاص اور بے ریاکی روزے کی بنیادی خصوصیات ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا“۔

یعنی میرا بندہ محض میری خوشنودی کے لئے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتا ہے سب کچھ موجود ہوتا ہے لیکن نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ میاں بیوی اکٹھے ہوتے ہیں لیکن محض میری خاطر ایک دوسرے کے قریب نہیں جاتے۔ جب میری خاطر وہ اپنی خواہشات کی قربانی دیتے ہیں تو اب میرا فرض ہے کہ میں انہیں بڑھ چڑھ کر بدلہ دوں۔

محض فاقہ کشی روزہ نہیں ہے

جب روزے کا بنیادی مقصد ہی تقویٰ اور خدا خونی کا حصول ہے تو یہ بات از خود ثابت ہوگی کہ باقی جن باتوں سے بھی اللہ نے منع فرمایا ہے انہیں بجالائے۔ یہ بات کس طرح روا ہو سکتی ہے کہ آدمی خدا کی خوشنودی کے لئے کھانے پینے سے تو مجتنب رہے لیکن تولنے لگے تو کم تولے اور ماپنے لگے تو کم ماپے یا اللہ کے دیگر احکام ہیں ان کی خلاف ورزی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کا روزہ نہیں بلکہ فاقہ کہلائے گا اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو وہ جان لے کہ اللہ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ بھوکا رہے یا پیاسا۔“ (صحیح بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ صرف کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے اجتناب کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ دار کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ باقی معاملات میں بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ایک اور حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے اس بات کی

مزید وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، ”کتنے ہی روزہ دار ہیں جن کے پلے روزے سے پیاس کے سوا اور کچھ نہیں پڑتا“۔ (دارمی شریف)

اس حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ روزے کا مقصد صرف بھوکا پیاسا رہنا نہیں بلکہ تقویٰ اور طہارت کا حصول ہے۔ اگر روزہ دار تقویٰ کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اس کی بھوک اور پیاس اس کے کام آگئی لیکن اگر اس کی اخلاقی حالت میں کوئی فرق نہ پڑا تو اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا بے کار ہو گیا۔

روزے کے طبی فوائد

اگرچہ روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول اور تزکیہء نفس ہے۔ لیکن روزے سے انسان کو بدنی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جس طرح حد سے زیادہ فاقہ اور بھوک جسم کو کمزور کر دیتی ہے اس طرح زیادہ کھانے سے بھی انسان گونا گوں بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ماہرین طب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ فاقہ بہت سی بدنی بیماریوں کا علاج ثابت ہوتا ہے۔

اس لئے اطباء ایک ہفتے میں ایک وقت کا فاقہ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ لہذا ایک ماہ کے مسلسل روزوں سے انسانی جسم کی مکمل اصلاح ہو جاتی ہے اور یوں انسان جسمانی اور روحانی عوارض سے پاک ہو جاتا ہے اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”کہ ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے“۔

یعنی جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اس طرح روزہ رکھنے سے جسم کا میل پچیل یعنی فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں ایک اور حدیث میں جسے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ رکھا کرو تندرست رہو گے۔

رہبانیت اور تقشف سے گریز

اگرچہ روزہ اصلاحِ نفس کے لئے ضروری ہے لیکن اس میں سختی یا افراط سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ اعتدال کو ملحوظ نہیں رکھتے اور اپنے آپ کو بے جا سختی میں مبتلا کرنا نیکی سمجھتے ہیں یہ روش پسندیدہ نہیں ہے۔ عرب میں صوم وصال کا طریقہ جاری تھا یعنی کئی کئی دن متصل روزے

رکھتے تھے۔ صحابہ نے بھی اس کا ارادہ کیا لیکن آپ ﷺ نے سختی سے روک دیا۔ قبیلہ بابلہ کے ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واپس گئے۔ سال بھر کے بعد دوبارہ آئے تو پہچانے نہ جاتے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ تم نہایت خوش جمال تھے تمہاری صورت کیوں بگڑ گئی؟ انہوں نے عرض کیا جب سے آپ ﷺ سے رخصت ہوا ہوں متصل روزے رکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ’اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈال رکھا ہے رمضان کے علاوہ مہینے میں ایک دن کا روزہ کافی ہے‘

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ لیکن روزہ بھی رکھتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میرے طریقے پر نہیں چلتا وہ میرے گروہ سے خارج ہے۔

سفر میں اللہ تعالیٰ نے خود روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف کا احتمال ہو تو روزہ چھوڑ دینا چاہیے۔ خود حضور نبی کریم ﷺ نے سفر میں کبھی روزہ رکھا اور کبھی نہیں رکھا۔ لیکن یہ بات مناسب نہیں کہ سفر میں روزہ رکھ کر آپ باقی لوگوں کے لئے تماشا بن جائیں۔ ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ سفر میں تھے راستے میں ایک شخص کو دیکھا کہ بھیڑ لگی ہوئی ہے اور لوگوں نے اس پر سایہ تان رکھا ہے آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں اس طرح روزہ رکھنا کچھ ثواب کی بات نہیں ہے۔

وہ امور جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

- ☆ کسی چیز کا ذائقہ چکھنا (البتہ کوئی خاتون مجبوراً شوہر کی سخت گیری و بد مزاجی کے باعث ایسا کر سکتی ہے)
- ☆ منہ میں کوئی چیز چبانا یا یونہی ڈالے رکھنا
- ☆ بلاوجہ منہ میں تھوک جمع کر کے رکھنا
- ☆ منجن، پیسٹ یا کونڈے وغیرہ چبا کر اس سے دانت مانجھنا
- ☆ روزے میں غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ اور شور و ہنگامہ کرنا، مارنا، پیٹنا اور کسی پر زیادتی کرنا۔

وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

☆ بھولے سے کچھ کھاپی لینا۔

☆ کان میں پانی چلا جائے یا کوئی قصداً ڈال دے۔

☆ روزے میں کسی وقت بھی مسواک کرنا۔

☆ دن میں سرمہ لگانا، سر میں تیل ڈالنا یا بدن پر مالش کرنا، خوشبو سونگھنا۔

وہ معذوریوں جن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

☆ سفر ☆ بیماری ☆ حمل

☆ ارضاع ☆ بھوک، پیاس کی شدت ☆ ضعف اور بڑھاپا

☆ خوف اور ہلاکت ☆ جہاد ☆ بے حوشی ☆ جنون

اعتکاف

اعتکاف کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رمضان کا آخری عشرہ مسجد میں ہی رہے اور دن رات اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ اعتکاف کی حالت میں آدمی انسانی حاجات کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے مگر اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو شہوانی لذتوں سے روکے۔ اگر چاند اسیس تاریخ کو نظر آجائے تو معتکف کا یہ عشرہ نوروز کا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ شوال کا چاند طلوع ہوتے ہی اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ رمضان کا آخری عشرہ اس لئے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں لیلة القدر آتی ہے یہ وہ برکت والی رات ہے جسے قرآن ایک ہزار مہینوں سے بڑھ کر قرار دیتا ہے۔

لیلة القدر

قرآن نے لیلة القدر کی فضیلت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ”ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے اور تمہیں کیا پتا ہے کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے اس رات کو فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے

کرنازل ہوتے ہیں وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔“ (القدر)

لیلۃ القدر بڑی مبارک رات ہے اس رات غارِ حرا میں حضور نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ ”قدر“ کے معنی بعض مفسرین نے تقدیر کے لیے ہیں۔ یہی وہ رات ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کے لئے فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے اس کی تائید سورۃ ”دخان“ کی یہ آیت بھی کرتی ہے۔

”اس رات ہر معاملے کا حکیمانہ فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے۔“

دوسرے مفسرین کے نزدیک ”قدر“ سے مراد عظمت و شرف ہے۔ یعنی وہ رات جو بڑی عظمت و شرف والی رات ہے۔ سورۃ القدر میں بھی اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے ایک طاق رات ہے۔ اکثر لوگ ستائیسویں رمضان کو لیلۃ القدر سمجھتے ہیں۔ اس رات کا تعین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اس لئے نہیں کیا گیا ہے تاکہ لوگ شبِ قدر کی فضیلت سے فیض اٹھانے کے شوق میں زیادہ سے زیادہ راتیں عبادت میں گزاریں اور کسی ایک رات پر اکتفا نہ کریں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور اللہ کے اجر کی خاطر عبادت کے لئے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔“

روزہ بعض گناہوں کا کفارہ ہے

روزہ انسان کو بہت سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے اور بہت سے گناہوں کا کفارہ

بھی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”روزہ ڈھال ہے“ یعنی جس طرح ڈھال انسان کو دشمن کے حملوں سے محفوظ کر دیتی

ہے اسی طرح روزہ بہت سے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔“

نماز تراویح

دوسرے نمبر پر نماز تراویح نہیں چھوڑنی۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ نماز تراویح لباس ہے

اور روزہ جسم ہے۔ بندے کا جسم پورا ہوا اور کچھا پہن کر باہر پھر رہا ہو۔ کتنا بد تمیز لگے گا۔ روزہ تو ہے مگر تراویح کوئی نہیں۔ بعض چور دروازہ ڈھونڈتے ہیں کہ چلو دو چار پڑھ کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ بیس تراویح پوری پڑھنی چاہیں۔

بیس نماز تراویح

حضور ﷺ پوری بیس تراویح پڑھتے تھے۔ سارے صحابہ بیس تراویح پڑھتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے بیس تراویح باجماعت شروع کرائی اور ساری عمر بیس نماز تراویح پڑھتے رہے۔ اللہ جانے یہ ہمارے بعض مسلمانوں نے آٹھ نماز تراویح کہاں سے نکال لی ہے ساری امت بیس پڑھتی رہی ہے۔

شیعہ حضرات نماز تراویح نہیں پڑھتے اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نہیں پڑھتے؟ تو کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے شروع کروائی تھی اس لئے نہیں پڑھتے۔ اس لئے ان میں عام طور پر مکمل حافظ قرآن نہیں ہوتا۔

لفظ تراویح جمع ہے ”ترویجہ“ کا اور ترویجہ کا مطلب ہے چار رکعتیں پڑھ کر تھوڑی دیر آرام کرنا۔ اگر آٹھ ہوتیں تو اس کا نام ہونا تھا۔ ”ترویجانان“ اگر بارہ ہوتیں تو نام ہوتا تھا۔ ”ترویجان“۔ نہ ”ترویجانان“ ہے نہ ”ترویجان“ ہے۔ بلکہ تراویح ہے۔ جس سے معلوم ہوا بیس ہیں۔

تہجد کی پابندی

پھر اس مہینے میں کسی صورت تہجد نہی چھوڑنی چاہیے۔ سحری کے وقت اٹھنا تو ہے ہی، کھانا بھی کھانا ہے۔ منہ ہاتھ بھی دھونا ہے۔ جلدی سے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ لی جائیں۔ نماز تہجد کی دو سے آٹھ رکعتیں ہیں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ جو تہجد کی نماز کا عادی ہے وہ کبھی بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ چہرہ اس کا پیارا ہوگا، معصوم ہوگا، تروتازہ رہے گا، اس کے جسم کا گوشت بوڑھوں کی طرح نہیں ہوگا۔ چہرے کا سارا حسن نماز تہجد میں ہے۔ جو شخص تہجد کی نماز پڑھتا ہے اس کی جیب کبھی بھی خالی نہیں رہ سکتی وہ بھوکا نہیں رہے گا۔

ڈاکٹر صاحبان غلط کہتے ہیں کہ بندے کی نیند آٹھ گھنٹے ہے بلکہ بندے کی اصل نیند دو سے اڑھائی گھنٹے ہے۔ یہ جو لوگ آٹھ آٹھ گھنٹے، بارہ بارہ گھنٹے خراٹے مارتے رہتے ہیں پھر بھی انہیں چین نہیں آتا طبیعت ہشاش بشاش نہیں ہوتی اس کی وجہ کوئی اور ہے۔ جسم کی صحت کا راز سونے میں نہیں ہے ذکر اور عبادت میں ہے۔

ہمیشہ جوان رہنے کا راز

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کبھی بوڑھے نہ ہوں، ہمیشہ صحت مند رہیں، بے ایمان ہو کر نہ مریں تو خدا کی قسم آپ تہجد کے عادی ہو جائیں۔ آپ کے یہ سارے مطالبات پورے ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کی نیند بمشکل دو گھنٹے تھی۔ آپ ﷺ کی تریسٹھ برس عمر مبارک تھی اور آپ ﷺ کی داڑھی شریف میں آٹھ بال سفید تھے اور سر مبارک میں بارہ بال سفید تھے۔ آپ ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں۔ ایک وقت میں نوحیات تھیں اور آپ ﷺ نے اپنی ساری زندگی اپنی ازواج کے بغیر رات نہیں گزاری۔ آپ تہجد کی عادت ڈالیں، ذکر دائمی کریں انشاء اللہ کمزوری نام کی کوئی چیز آپ کے قریب پھٹک بھی نہیں سکتی۔ زندگی کی حقیقی خوشیاں حاصل ہوں گی۔

اشراق و چاشت

نماز اشراق بھی پڑھیں اور نماز چاشت بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے نوافل کی ادائیگی بھی لازم پکڑیں۔ ذکر کیسے کرتے ہیں؟ اس کے گر کیا ہیں؟ اس کے طریقے سیکھیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا واقعہ

حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ وفات کے بعد کسی کو خواب میں ملے اور پوچھنے پر بتایا کہ اللہ نے میرے کسی عمل کو نہیں دیکھا صرف یہ کہا کہ اے جنید بغدادیؒ وہ جو تورات کو ہمارے لئے دو نفل پڑھتا تھا۔ ہم نے صرف اس کے صدقے تجھے بخش دیا ہے۔

عطار ہو، رازی ہو، رومی ہو کہ غزالی ہو

کچھ ہاتھ آتا نہیں ہے بے آہ سحر گاہی

ایام وصال کے روزے

حضور ﷺ چالیس دن کا روزہ کیسے رکھتے تھے؟ یہ رات کی عبادت کی وجہ سے تھا۔ صحابہؓ نے رکھا تو تیسرے دن بیمار پڑ گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا تو بتایا کہ تین دن سے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اِبْكُم مِثْلِي“ تم میں سے کون میری طرح ہے۔ اللہ مجھے کھانے اور پینے کو دیتا ہے یعنی ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ بندے کی غذا ”ذکر“ اور ”سجدہ“ بن جاتی ہے۔

سچی توبہ

ماہِ صیام میں سب سے بڑی نیکی گناہ نہ کرنا ہے یہ بہت بڑی بات ہے کہ گناہ نہ کیا جائے۔ جھوٹ نہ بولیں، غیبت نہ کریں، بدزبانی نہ کریں، رشوت نہ لیں، کم نہ تولیں، کسی کا دل نہ دکھائیں، سود نہ لیں، ماں باپ کو نہ ستائیں، کسی کا حق نہ کھائیں اور غلط کاری سے بچیں۔

سارے اعضاء کا روزہ

ہمارے ہاں عجیب صورت حال ہے روزہ رکھا ہوا ہے پھر بھی سارا کچھ چلتا رہتا ہے

”وہی چال بے ڈھنگی سی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔“

فرمایا اے انسان! جب تو نے روزہ رکھا تو تیری آنکھوں کا روزہ، تیرے کانوں کا روزہ، تیرے پاؤں کا روزہ، تیرے سارے جسم کا روزہ، اب اس سارے جسم کو گناہ سے بچا کر رکھ۔ ورنہ تیرے بھوکا اور پیاسا رہنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں۔ ایسا روزہ تیرے منہ پر مارا جائے گا۔

ماہِ صیام کا ٹائم ٹیبل

ہمیں چاہیے کہ ہم پلاننگ کر لیں کہ نماز تراویح کہاں پڑھنی ہیں؟ کتنے قرآن ختم کرنے ہیں؟ کتنا درود شریف پڑھنا ہے؟ کتنا ذکر کرنا ہے؟ اپنا ٹائم ٹیبل بنالیں تاکہ ہمارا ہر لمحہ اللہ کی یاد میں گزر سکے۔

ماہِ رمضان کے معمولات

- ☆ سچی توبہ کے ساتھ آئندہ کیلئے بھی گناہوں سے اجتناب کا عہد کر لینا چاہیے۔
- ☆ ماہِ رمضان میں فرائض اور عبادات کی ادائیگی کیلئے کمر بستہ رہنا چاہیے۔
- ☆ پنجگانہ نماز باجماعت ادا کریں اور نماز کے بعد مسنون دُعا میں اور وِطائف پڑھنا۔
- ☆ نماز تراویح کسی ایک مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ پورا قرآن پاک سننے کی سعادت حاصل ہو۔
- ☆ استغفار، درود شریفِ خضریٰ، اور کلمہ طیبہ کی کثرت کریں تاکہ روحانی ارتقا حاصل ہو سکے۔ اگر پورے ماہِ رمضان میں یہ اوراد و وِطائف سوا سوا لاکھ بار پڑھ لیں تو بہت بہتر ہوگا۔
- ☆ نماز تہجد کی پابندی کریں اور آئندہ بھی باقاعدہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔
- ☆ ذکر نفی اثبات و اسم ذات اور مراقبہ آدھا گھنٹہ صبح اور آدھا گھنٹہ شام اپنا معمول بنائیں۔ جیسا کہ آپ کے شیخ نے سبق دیا ہوا ہے۔
- ☆ نمازِ فجر کے بعد یا کسی بھی وقت میں قرآن پاک کا ایک پارہ صبح یا آدھا پارہ صبح اور آدھا پارہ شام کوتلاوت کیا کریں کیونکہ رمضان اور قرآن میں ایک خاص نسبت ہے۔
- ☆ نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھیں اور اذکارِ مسنونہ میں مشغول رہیں۔ نمازِ اشراق ادا کرنے کے بعد اپنے معمولات میں مصروف ہو جائیں۔ چاشت کے چار نفلوں کے بعد یا کسی دوسرے وقت صلوٰۃ التَّسْبِیح پڑھ لیا کریں۔
- ☆ دوپہر کے وقت قیلولہ کی سنت پر بھی عمل کریں اور اس سے شب بیداری کیلئے مدد حاصل کریں۔
- ☆ نمازِ عصر کے بعد ختمِ مجددیہ، ختمِ معصومیہ اور ختمِ غوثیہ ضرور پڑھیں۔
- ☆ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء کے دو دونوں نفل کا خاص اہتمام کیا کریں۔ (نمازِ فجر تا طلوع آفتاب اور نمازِ عصر تا غروب آفتاب نفلی سجدہ جائز نہیں)
- ☆ سحری اور افطاری کی مسنون دُعا میں یاد کر کے ضرور پڑھا کریں۔

آئیے استقبالِ رمضان کیجئے

29

☆ سحری و افطاری سے قبل ذکر اسمِ ذات اور خصوصی دُعا کا اہتمام کریں۔ کیونکہ یہ قبولیت دُعا کے اوقات ہیں۔

☆ آخری عشرہ میں اعتکاف سنت کی سعادت ضرور حاصل کریں۔ بصورتِ دیگر طاق راتوں میں شب بیداری کا اہتمام کریں تاکہ لیلۃ القدر کی برکات حاصل ہو سکیں۔

☆ اس ماہ میں زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی لازم پکڑیں۔

☆ جہاں تک ممکن ہو صبح و شام کے کسی وقت میں دلائل الخیرات و حزب البحر کا ورد رکھیں۔ (صرف مبلغین و مبلغات عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) پاکستان گوجرانوالہ کو اس کی اجازت دی جاتی ہے باقی احباب اگر پڑھنا چاہیں تو اجازت لے کر پڑھیں۔)

☆ فرصت کے لمحات کو غنیمت جان کر کم از کم آخری دس سورتیں زبانی یاد کر لیں اس کے ساتھ ہی نمازِ جنازہ کا طریقہ، مسنون دُعا، چھ کلمے، صفتِ ایمان، جمل و مفصل دُعا، قنوت بھی یاد کر لیں۔

☆ آئندہ پورے سال کیلئے اپنی دینی و دنیاوی ترجیحات متعین کر کے ایک سالانہ ٹائم مرتب کر لیں جس کی روشنی میں پورا سال گزاریں۔ اور اس کو لازم العمل ٹھہرائیں تاکہ عادت بن جائے۔

☆ دائمی با وضو رہنے، ہر نماز کے ساتھ مسواک اور سنتِ عمامہ پر عمل لازم پکڑیں۔ یہ رُوحانی صحت اور رزق میں برکت کیلئے مجرب عمل ہیں۔

☆ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پہلی فرصت میں ہونی چاہیے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

☆ سچی توبہ یہ ہے کہ آئندہ گناہ نہ کئے جائیں اور سابقہ حقوق و فرائض کی ادائیگی کر دی جائے۔

اعتکاف میں عبادت کے معمولات

☆	بعد نماز فجر	☆	ایک عدد سپارہ
			سورۃ قریش 21/41 بار (رزق میں برکت کیلئے)
☆	بعد نماز اشراق تا 12:00 بجے تک آرام	☆	
☆	12:30 بجے تا نماز ظہر	☆	صلوٰۃ التَّسْبِيح
☆	بعد نماز ظہر تا 3:00 بجے	☆	ایک عدد سپارہ
☆	3:00 بجے تا نماز عصر	☆	نشست سوال و جواب

انفرادی و اجتماعی عبادات

☆	بعد نماز عصر تا نماز مغرب	☆	
☆	ختم مجددیہ	☆	500 مرتبہ
			وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
☆	ختم معصومیہ (آیت کریمہ)	☆	500 مرتبہ
			لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
☆	ختم بسم اللہ شریف	☆	786 مرتبہ اول و آخر 101/101 مرتبہ درود شریف
			بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہر سو کے بعد
			بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
			وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
☆	ختم غوثیہ	☆	500 مرتبہ
			حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
			ہر سو کے بعد نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ
			ہر ختم شریف کے اول و آخر 100/100 بار درود شریف خضریٰ
			صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جفت راتوں میں

☆ بعد از نماز مغرب تا عشاء
☆ بعد از نماز تراویح تا 11:30 بجے

صلوٰۃِ اوابین
کلمہ طیبہ و ذکر مراقبات

طاق راتوں میں

☆ بعد از نماز تراویح تا 1:00 بجے
☆ 3:30 بجے تا 5:00 بجے صبح

درویش شریف و ذکر و مراقبات
نماز تہجد، صلوٰۃ التَّسْبِيح، ذکر

روزانہ کے معمولات

- ☆ ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی و تسبیحات فاطمہ اور ذکر قلبی و ذکر پاس انفاس کیا کریں۔
- ☆ صبح و شام آیۃ الکرسی، آخری دونوں قیل، تیسرا کلمہ سات سات بار پڑھ کر اپنے آپ پر یا دوسروں پر دم کریں۔ اللہ کریم آفات و بلیات سے محفوظ فرمائیں گے۔
- ☆ روزانہ سونے سے پہلے تین سو بار درود شریف خضریٰ پڑھا کریں۔
- ☆ سحری کے وقت ایک سو بار استغفار
- ☆ ”مراقبہ“ مراقبہ معیت (اللہ معی) آنکھیں بند کر کے صرف اسی تصور میں بیٹھے رہیں کہ اللہ میرے ساتھ ہے۔

ذکر لینے والوں کیلئے روزانہ کے لازمی وظائف

☆ پانچوں فرض نمازوں کا سلام پھیرنے کے بعد سانس کے ساتھ **اللَّهُ هُوَ**
کا ذکر کم از کم 21 بار

☆ ہر روز سونے سے پہلے درود شریف خضریٰ 300 بار

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

☆ سحری یا صبح کے وقت استغفار 100 بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(نوٹ) مذکورہ بالا وظائف کا وہ شخص پورا فائدہ اٹھاتا ہے جو فرضِ باقاعدگی سے ادا کرے اور اپنے شیخ سے مسلسل رابطہ رکھے۔

چند مسنون دُعائیں

☆ کلمہ طیبہ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط
 ☆ کلمہ تمجید
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

☆ صبح و شام سات سات بار

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
 وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

☆ سحری کی دعا

☆ افطاری کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَ
 عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

☆ تراویح کی دعا

سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ ط سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
 وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ
 الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ط سُبُوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ
 الرُّوحِ ط اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرِيَا مُجِيرِيَا مُجِيرُ ط

☆ وسعتِ رزق و ادائیگی قرض کیلئے

وسعتِ رزق و ادائیگی قرض کیلئے ہر فرضِ نماز کے بعد 5/7 بار ضرور پڑھا کریں۔

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

مصنف کی دیگر کتب

